جدید ٹیکنالوجی اور مشرف عالم ذوقی

صادق اقبال
ریسرچ اسکا کر،شعبۂ اردو
دہلی یونیورسٹی، دہلی۔۱۱۰۰۰۷

صنف ناول انگریزی ادب کی وساطت سے اردو ادب میں داخل ہوئی۔اردو کا پہلا ناول1869ء میں نذیر احمد نے ''مراۃ العروس'' کے نام سے لکھا۔ناول کی یہ روایت پریم چند سے ہوتے ہوئے ترقی پسند تحریک تک پہنچتی ہے۔جدیدیت و مابعد جدیدیت کے زمانے میں بھی اچھے خاصے ناول لکھے گئے۔اسّی کے دہائی کے لکھنے والوں میں ایک نام مشرف عالم ذوقی کا ہے۔ان کی پیدائش24مارچ1962ءکو بہار کے شہر آرہ میں ہوئی۔ابتدائی تعلیم اپنے آبائی وطن سے حاصل کی۔کالج کی تعلیم مہاراجہ کالج آرہ سے مکمل کی۔تعلیمی سلسلہ ختم کرنے کے بعد ذوقی دہلی آکر صحافت سے منسلک ہوگئے اور ساتھ ہی دہلی میں رہ کر ادب کی خدمت کر رہے ہیں۔

موجودہ عہد کے فکشن نگاروں میں ایک مشہور نام مشرف عالم ذوقی کا ہے۔ان کی پہلی کہانی13سال کی عمر میں رسالہ پیام تعلیم1975ء میں شائع ہوئی۔ان کا پہلا افسانہ ''جلتے بجھتے دیپ'' ریڈیو کے لیے نشر ہوا۔ذوقی کا پہلا افسانہ جو اشاعت کی منزل سے گزرا وہ ممبئی کے مشہور رسالہ ''کہکشاں'' میں ''رشتوں کی صلیب'' کے نام سے شائع ہوا۔اسی سال ایک اور افسانہ ''موڑ'' کے نام سے رسالہ آہنگ میں چھپا۔ذوقی نے باضابطہ اسّی کی دہائی کے آس پاس لکھنا شروع کیا۔اس وقت علامتی و تجریدی کہانیاں تحریر ہو رہی تھیں۔ادبی سفر کے آغاز میں ان کی کہانیوں میں ترقی پسند تحریک کی جھلک دیکھنے کو ملتی ہے۔ان کے پہلے افسانوی مجموعے ''بھوکا ایتھوپیا'' کے نام

سے 1985ء شائع ہوا۔اس مجموعے میں کل 23 افسانے شامل ہیں۔اس کے علاوہ ان کے 17 افسانوی مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔

ذوقی اپنی کہانیوں میں موضوعات، زبان و بیان کی وجہ سے اپنے ہم عصروں میں الگ شناخت رکھتے ہیں۔انہوں نے چھوٹے چھوٹے مسائل کے علاوہ قومی و بین الاقوامی مسائل اور ان کے پڑنے والے اثرات کو اپنی کہانیوں میں جگہ دی ہے۔ذوقی کے یہاں زندگی میں ہونے والے تمام واقعات جیسے سیاسی چال بازی، محبّ وطن، دہشت گردی، جدید ٹیکنالوجی کے منفی اور دوررس اثرات، عورتوں کے مسائل وغیرہ دیکھنے کو ملتے ہیں۔ان کے افسانے ہندو پاک کے ادبی رسائل میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ذوقی کی مقبولیت ہر خاص و عام قاری میں یکساں ہیں۔ذوقی اردو کے علاوہ ہندی زبان وادب میں بھی مشہور نام ہے۔

مشرف عالم ذوقی کا افسانوں کے علاوہ ناول نگاری میں منفرد نام ہے۔انھوں نے اپنا پہلا ناول ''عقاب کی آنکھیں'' کے نام سے لکھا۔20 سال کی عمر میں چار ناول تخلیق کر چکے تھے۔ذوقی کے ناولوں میں موضوعاتی سطح پر تنوع اور رنگا رنگی پائی جاتی ہے۔اور مختلف النوع قسم کے موضوعات ان کے ناول کی ایک اہم خوبی ہے۔مشرف نے وقت کے ساتھ ساتھ اپنی کہانیوں میں جدت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔اس کے علاوہ انہوں نے سماجی سطح پر رونما ہونے والے واقعات کو اپنے مشاہدہ میں لے کر کہانیوں میں پیش کیا ہے۔جب یہ لکھتے ہیں تو ان کے سامنے ان کی فکر میں شامل پورا معاشرہ ہوتا ہے۔اس لیے ان کی کہانیوں کے جو کردار ہوتے ہیں چاہے وہ نسوانی کردار کے حوالے سے بات کر رہے ہوں، یا کسی عام انسان کی زندگی کی گفتگو کرتے ہوں ،وہ اپنے کردار کے ظاہر و باطن کی عمدہ نمائندگی کرتے ہیں اور وہ کردار بالکل فطری نظر آتے ہیں۔جو ان کی تخلیق کو انفرادیت بخشتی ہے۔ذوقی کی کہانیوں میں انسانی قدروں کا زوال اور تہذیبی شکست وریخت کا بیان ملتا ہے۔جو نئے عالمی گاؤں کی پیداوار ہے،اس عالمی گاؤں سے پیدا شدہ تبدیلیوں کا عکس ان کے ناول ''پو کے مان کی دنیا'' میں آسانی سے دیکھا جا سکتا ہے۔ان کے اپنے

پہلے ناول ''عقاب کی آنکھیں'' میں بھی تہذیبی قدروں کا زوال کا بیان ملتا ہے۔اس کے بعدان کا دوسراناول نیلام گھر کے نام سے شائع ہوا۔ بیان، پروفیسر ایس کی عجیب داستان وایا سونامی، لے سانس بھی آہستہ، آتش رفتہ کا سراغ، ذبح، اورنالہ شب گیروغیرہ ذوقی کے اہم ناول ہیں۔

مشرف عالم ذوقی کا ناول'' پو کے مان کی دنیا'' سن 2004ء میں شائع ہوا۔اس ناول میں مصنف نے اپنے عہد کے بچوں کی نفسیات کو کہانی بنا کر پیش کیا ہے کہ کس طرح بچے جرم کی طرف راغب ہو جاتے ہیں؟ کیا وجہ ہے کہ بچے اپنی عمر سے زیادہ سوچنے پر مجبور ہیں؟انھیں مسائل کی طرف ہماری توجہ مصنف نے دلائی ہے۔ناول میں ذوقی نے عہد حاضر کی تکنیکی ایجادات کے پس منظر میں بچوں کی نفسیات میں آنے والی تبدیلیوں کو پیش کیا ہے۔ناول''پو کے مان کی دنیا'' کے ذریعہ مصنف نے قدیم تہذیب کی عکاسی کی ہے اورنئی تہذیب کو بھی دکھایا ہے۔موجودہ عہد میں لوگوں کی تفریح کے لیے فلم، ٹی وی، کمپوٹر، انٹرنیٹ کارٹون اور سیریلز وغیرہ موجود ہیں۔ بچے اپنے سرپرست کی مصروفیت اور غیر موجودگی میں ٹی وی انٹرنیٹ پران چیزوں کو بھی دیکھتے رہے ہیں جس کا ان بچوں کے ذہن ودماغ پر منفی اثر مرتب ہوتا ہے۔اس کے ساتھ ہی سیریلز اور پو کے مان جیسے کارٹون وغیرہ بچوں کی زندگی کا حصہ بن چکے ہے۔پو کے مان جاپانی لوک کتھا کی کہانی پر مبنی کارٹون سیریلز ہے اس میں 150 کردار ہیں۔ان الگ الگ کرداروں میں ایک خاص طرح کی توانائی پائی جاتی ہیں۔اوران کرداروں کے الگ الگ نام ہیں۔ جسے بچے اپنا ہیرو تسلیم کرتے ہیں۔ذوقی نے ناول''پو کے مان کی دنیا'' میں 12 سال کے روی کنچن کردار کو بخوبی پیش کیا ہے۔جو اپنی ہم جماعت سونالی کے ساتھ زنا کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے۔یہ معاملہ کورٹ تک پہنچتا ہے۔کورٹ کا جج سنیل کمار اس کیس کے ذریعہ بچوں کی نفسیات کو جاننے کی کوشش کرتا ہے کہ نابالغ بچے سے ایسا جرم کیوں کر ممکن ہو سکا۔اس دوران جج کو دلت کے مسائل پر ملک کی گہری ہوتی سیاست اوران مسائل پر میڈیا کے غیر جانبدارانہ رویے کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ذوقی نے ناول میں نئی نسل کے نوجوان کے مسائل پر توجہ دلائی ہے کہ یہ موجودہ عہد کے نوجوان اپنی زندگی کا غلط وصحیح کا

فیصلہ خود کر کے اپنے مستقبل کو تباہ و برباد کر لیتے ہیں۔ یہ نئی نسل اپنی زندگی کے ابتدائی مراحل میں اپنے گھر کے بزرگوں سے بالکل بیزار ہوتے ہیں۔اور معاشرے کے معمر افراد کی صحبت میں اپنا تضیع اوقات سمجھتے ہیں۔ جو ناول کا اہم گوشہ ہے۔تخلیق کار اس ناول کے ذریعہ سماج سے مطالبہ کرتا ہوا نظر آتا ہے کہ ہمیں اپنے بچوں کی نفسیات کو سمجھ کر ان کی پرورش کرنی چاہئے۔

ذوقی نے اپنے ناول ''پو کے مان کی دنیا'' میں فنّی لحاظ سے ناول کے اجزائے ترکیبی کو عمدہ طریقے سے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ پلاٹ کے تعلق سے مصنف کا موقف کافی سنجیدہ رہا ہے۔اس ناول کا پلاٹ گٹھا ہوا ہے۔ بے ترتیبی کا احساس نہیں ہوتا ہے۔ناول کی کہانی یوں ہیں کہ روی کنچن ایک معصوم صفت بچہ ہے۔ جسے ماں باپ کی توجہ کم مل پاتی ہے۔وہ اپنا زیادہ تر وقت پو کے مان کارٹون اور سیریلز وغیرہ میں دیتا ہے۔اس سے اس کے ذہن پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔والدین کی تھوری سی لرزش سے روی کنچن ٹی وی پر فحش فلم دیکھ لیتا ہے اور اپنی ہی ہم جماعت سونالی کے ساتھ وہی سب کچھ کر گزرتا ہے۔سونالی کا تعلق دلت خاندان سے رہتا ہے۔ناول میں اس حادثہ کو سیاسی پارٹی بھی اپنے مفاد کے لیے استعمال کرتی ہے۔ یہ سیاسی پارٹی سونالی سے ہمدری کرتا ہے لیکن اس کے پیچھے دلت مدعا ہوتا ہے۔ جو اپنے ووٹ کے لیے ہے۔ یہ معاملہ کورٹ تک جا پہنچتا ہے۔اس کیس کو جج سنیل کمار رائے جو ریٹائر ہونے کے قریب ہے جو اس واقعہ کے تہہ تک پہونچنے کی کوشش کرتا ہے۔ناول میں اتنی سی کہانی میں مختلف ضمنی واقعات بیان کیے گئے ہیں۔سیاسی پارٹیوں کی مداخلت، سونالی کے اپنے خاندان کے حالات اور تقاضے اور سب سے بڑھ کر جج سنیل کمار رائے کے خود کی بے بسی اور اس کے گھر کا ماحول۔ان تمام واقعات کو ناول میں عمدہ طریقے سے جذب کیا گیا ہے۔

ذوقی نے اپنے اس ناول میں مختلف تکنیک کا استعمال کیا ہے۔اور بیشتر جگہ وہ ان تکنیکوں کے ذریعہ اپنی بات سمجھانے میں کامیاب رہے ہیں۔دراصل ناول میں ان تکنیک کا استعمال جہاں ایک طرف اپنی بات کو خوبصورت انداز میں پیش کرنے کے لیے ہوتا ہے وہیں

دوسری طرف اس کے ذریعے ناول نگار کا موقف یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ جو بات یا مفہوم بیان کرنا چاہ رہا ہے قاری اس مفہوم کو آسانی سے اخذ کر لے۔انھیں دو باتوں کے پیش نظر کوئی بھی ناول نگار مختلف تکنیک کا استعمال کرتا ہے۔لہذا ذوقی نے بھی ایسا ہی کیا۔وہ اپنے دونوں مقصد میں کامیاب بھی رہے۔ناول ''پو کے مان کی دنیا'' میں بیانیہ تکنیک کا استعمال دیکھنے کو ملتا ہے۔اور ساتھ ہی پو کے مان کی دنیا کی کہانی کی ابتدا شعور کی رو کی تکنیک کے ذریعے ہوتی ہے۔جو جج سنیل کمار رائے کی ذہنی کشمکش میں مبتلا شخصیت کا تعارف ہے۔ناول میں کئی جگہ کرداروں کے حوالے سے فلیش بیک تکنیک کا بھی استعمال ہوا ہے۔وہیں ذوقی ادب کے علاوہ صحافت سے بھی منسلک رہے ہیں۔اس لیے ناول میں جگہ جگہ صحافی انداز میں اپنی بات کہنے کی کوشش کی ہے۔اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مصنف کا صحافتی بیان ایک نئی تکنیک ہے۔الغرض ذوقی کا یہ ناول اپنے فن اور تکنیک کے اعتبار سے کامیاب ناول ہے۔

کسی بھی ناول کی کامیابی کا راز اس کے کرداروں کی فعالیت پر مضمر ہوتا ہے۔ناول پو کے مان کی دنیا میں ذوقی نے اپنے کرداروں کو بہت قریب سے محسوس کیا ہے۔ان کا ہر کردار اپنی الگ پہچان رکھتا ہے۔ناول کی کہانی روی کنچن نامی کردار کے ارد گرد گھومتی ہے۔ناول کا یہ کردار بالکل فطری معلوم ہوتا ہے۔جو نئے گلوبل سماج کا بچہ ہے۔اس کردار کے علاوہ ایک اہم کردار جج سنیل کمار رائے کا ہے۔جو اپنی نجی زندگی میں ایک پریشان شخص ہے۔گھر میں اس کا کوئی بھی فیصلہ تسلیم نہیں کیا جاتا ہے۔لیکن جج کی حیثیت سے نہ جانے کتنے فیصلے دے چکا ہے۔ناول میں جج سنیل کمار رائے ایک مضبوط کردار کے طور پر ابھر کر آتا ہے۔ناول پو کے مان کی دنیا میں ان دو کردار کے علاوہ بہت سے ضمنی کردار آئے ہیں۔جس میں نئی نسل کے کردار جج کی بیٹی ریا اور اس کا بیٹا تنن ہے وہیں ریا کا دوست ویلسی کا کرادر جو موجودہ عہد کے نوجوان نسل کی نمائندگی کرتا ہوا دیکھائی دیتا ہے۔اس کے علاوہ جج کی بیوی اسنیہہ ،سونالی کی ماں شوبھا، روی کنچن کے ماں باپ، جج کا دوست نکھل وغیرہ ہیں۔ذوقی کے اس نال میں جتنے بھی کردار پیش آئے ہیں وہ تمام ہماری

زندگی کے جیتے جاگتے کردار ہیں۔آخر میں کردارنگاری کے اعتبار سے ذوقی کا ناول پو کے مان کی دنیا بے حد کامیاب ناول کے زمرے میں آتا ہے۔

ناول پو کے مان کی دنیا میں ذوقی نے مکالمے کا کافی استعمال کیا ہے۔مصنف نے اپنے اس ناول میں مکالموں کو بہت ہی مختصر رکھا ہے۔جو اچھے مکالمے کی پہچان ہے۔اس طرح انھوں نے مکالمے کی زبان کرداروں کی عام بول چال کی زبان ہی رکھی ہے۔ذوقی کے بعض مکالموں کی زبان غیر ادبی معلوم ہوتی ہے ادبی تحریر کا ہر گوشہ ادبی ہونا چاہئے جس میں ذوقی کو ناکامی ہوتی ہے۔

ہر ادیب کا کوئی نہ کوئی خاص نقطہ نظر ہوتا ہے۔فن کار اپنے نقطہ نظر کو ظاہر کرنے کے لیے تخلیقی سفر سے گذرتا ہے۔فن کار اپنی تخلیق کے ذریعہ سماج کو اپنا پیغام پہنچاتا ہے۔اس تخلیق میں اس کا نقطہ نظر پوشیدہ ہوتا ہے۔ادب میں جو تحریکیں آئیں ہیں ان میں کہیں نہ کہیں نقطہ نظر رہا ہے۔اصلاحی تحریک سے لے کر علی گڑھ تحریک ،ترقی پسند تحریک ،جدیدیت ہو یا مابعد جدیدیت سب کے یہاں اپنا اپنا نقطہ نظر رہا ہے۔ان تمام تحریکوں سے جو بھی فن پارہ وجود میں آیا ہے اس میں تخلیق کار کا اپنا نقطہ نظر پیش کرتا ہے۔بڑا فن کار کہلانے کا مستحق وہی ہے جو اپنے تخلیقی سرمایہ میں عنوان اور نقطہ نظر کے رشتے کو قائم رکھے۔

زیر بحث ناول پو کے مان کی دنیا موضوع کے اعتبار سے ناول کا عنوان اپنا مفہوم واضح کرتا ہے۔ناول زندگی کا عکاس ہے اور ترجمان بھی۔ایک بہتر ناول زندگی کے اہم گوشہ،مقصد کی وضاحت بھی کرتا ہے۔کوئی بھی فن پارہ موجودہ عہد کا عکاس ہوتی ہے۔ناول اپنے دور کی سچی تصویر پیش کرتا ہے۔اس لحاظ سے ناول پو کے مان کی دنیا بھی اپنے عہد کی عکاسی وترجمانی کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ذوقی نے اس ناول میں بچوں کی زندگی اور ان کی معصوم صفت ذہنیت کو موضوع بنا کر پیش کیا ہے۔ناول نگار اپنے اس ناول کا عنوان بچوں کے کارٹون سیریلز پر تجویز کیا ہے۔ناول کے نام سے ظاہر ہوتا کہ مصنف نے موجودہ عہد کے بچوں کو اپنے گہرے مشاہدہ کے تحت نہ صرف

موضوع کے طور پر پیش کیا بلکہ بچہ کو ہی ناول کا ہیرو منتخب کیا ہے۔ناول کا عنوان پو کے مان کردار کی اختراع جاپان کی ایک کمپنی نے 1996ء میں کی تھی۔جو انگریزی کے دو الفاظ پاکٹ مانسٹر سے مل کر بنا ہے۔ان پو کے مان کارٹون کو دیکھ کر آج کل کے بچے ان ہی کرداروں کی حرکت و عمل کو خود کے اندر جذب کر لیتے ہیں۔اس ناول کے عنوان سے مصنف ہمارے عہد کے بچوں کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے اور ساتھ ہی ساتھ والدین کی طرف اشارہ و کنایہ میں بتانے کی کوشش کی ہے کہ ہم ان معصوم بچوں کو پو کے مان جیسے کرداروں سے بچائیں۔ناول میں ایک جگہ بچوں کے بچپن جو منفی راہ پر لے جا رہی ہے اس کی وجہ یہ پو کے مان کارٹون ہے۔یہاں ناول کا اقتباس دیکھیے۔

''اپنے اپنے ٹی وی سیٹ کے آگے خاموشی سے پو کے مان
دیکھتے بچوں کو ماں باپ بھی نہیں پڑھ سکے کہ ان کا بچپن
کہاں جا رہا ہے''(19)

ناول کے اغاز میں مصنف نے ایک سوا کیانواں پو کے مان لکھا ہے۔دراصل پو کے مان کارٹون 150 کردار پر مبنی ہے لیکن اس ناول کے آغاز میں لکھا ایک سوا کیانواں پو کے مان باقی کرداروں کا ٹریز ہے۔ناول میں یہ پو کے مان ٹریز خود مصنف جج سنیل کمار کی علامت بن کر بچوں کی معصومیت بچانے کی کوشش کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔پو کے مان کردار جاپان کی سینہ بہ سینہ روایت پر مبنی کہانی کے مختلف کردار ہیں۔ہندوستانی بچے اپنی روایتی کہانیوں کو بھول کر مغربی مما لک کی کہانیوں میں اپنی دلچسپی رکھنے لگے ہیں۔آج دنیا ترقیاتی شکل میں ہمارے سامنے ہے اور ساتھ ہی ساتھ ان ترقی کی وجہ سے ہمارے بچے اس چکا چوند میں گم ہوتے جا رہے ہیں۔اس ترقی کی وجہ سے ہمارے روز مرہ کے سہولیات میں جدید ٹیکنالوجی نے ہمارے بچوں کی زندگی کو متاثر کیا ہے۔اگر جدید ٹیکنالوجی وجود میں نہیں آئی ہوتی تو ہمارے بچے پو کے مان جیسے کارٹون نہیں دیکھ

پاتے اورنہیں ان کی زندگی پر اس کے منفی اثر مرتب ہوتا۔ناول کا کردار روی کنچن جو پو کے مان کارٹون سیریلز اور کارڈ کو اپنی زندگی حصہ بنائے رکھتا ہے۔ناول میں مصنف جج کے ذریعے پو کے مان کے تعلق سے یوں بتا تا ہے۔

> ''پو کے مان در اصل ان بچوں کے کارناموں کی کہانی ہے،جنہوں نے خرگوش،گلہری، یہاں تک کہ قینچی سے تعمیر کئے گئے ان کرداروں کو اپنا دوست بنایا ہوا ہے۔یہ سارے کردار پو کے مان کہلاتے ہیں۔__ اور ان کے انسانی دوستوں کو پا کے مان ٹریز کہا جا تا ہے__ بچے اپنے اس یقین پر خوش ہیں کہ پو کے مان کا وجود ہے__ وہ ہر جگہ ہے __ دوست اور دشمن کی شکل میں __ وہ لڑسکتا ہے۔فائٹ کرسکتا ہے۔دھماکہ کرسکتا ہے۔وہ برفیلے ملکوں میں رہتا ہے__ بچے پو کے مان بننا چاہتے ہیں۔کیونکہ ان کے پاس ڈیفنس ہے __ پیشنس ہے __ کنفیڈینس ہے__''(20)

ذوقی نے بچوں کی نفسیات کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہے کہ بچے کو جیسا ماحول ملے گا ویسے ہی ان کے عادات اطوار اثرات ظاہر ہوں گئے۔روی کنچن سے ناول میں گناہ سرزد ہوجا تا ہے اس کے پس پردہ پو کے مان کارٹون اور فحش فلمیں دیکھنا ہے۔یہ ان کی غلطی نہیں بلکہ نئی ٹیکنالوجی نے معصوم بچوں کے ذہنوں کو مسموم کر دیا ہے۔جیسا کہ جج سنیل کمار رائے روی کے فیصلے میں جدید ٹیکنالوجی کو ذمہ دار ٹھرایا ہے۔اسی ٹیکنالوجی کے ذریعہ پو کے مان کی اختراعی شکل نے بچوں کے

ذہنوں پر منفی اثرات ڈال کران کی زندگی کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔

الغرض مشرف عالم ذوقی کی خوبی ہے کہ وہ اپنے تمام ناولوں کے عنوان ایسے رکھتے ہیں کہ اس کا موضوع عنوان سے مماثل رہتا ہے۔ناول پو کے مان کی دنیا کا مطالعہ کرنے پر اس کے عنوان اور نقطہ نظر میں ایک گہرا اور پُر تاثیر رشتہ نظر آتا ہے۔ذوقی نے ناول پو کے مان کی دنیا کو مختلف باب میں تقسیم کیا ہے۔اس باب کے عنوان سے بھی نقطہ نظر میں رشتہ قائم ہے۔ایک سو اکیانواں پو کے مان، پو کے مان ٹریز،کھو گیا ایش، جگلی پف اور Meowth (راکٹ ٹیم کا پو کے مان) ہیں۔

☆☆☆